میر غلام رسول درد پوری

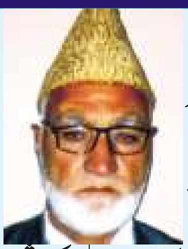

نام غلام رسول میر، قلمی نام میر درد پوری۔ میر غلام رسول درد پوری ۱۹۴۷ء مارچ کے مہینے میں درد پورہ کپوارہ کے ایک متوسط گھرانے میں عبدالاحد میر کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پرائمری سکول درد پورہ گجراں سے حاصل کی۔ آٹھویں کا امتحان مڈل سکول لون ہرے اور نویں دسویں جماعت پنچگام اور ویلگام سکولوں سے پاس کئے۔ میٹرک ۱۹۶۵ء میں پاس کیا اور ۱۹۶۶ء میں بحیثیت استاد تعینات کئے گئے۔ ۱۹۷۳ء کو کشمیر یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان اور ۱۹۷۹ء میں بی ایڈ کے امتحانات پاس کئے۔ ۱۹۹۲ء میں آپ کو بطور ماسٹر ترقی سے نوازا گیا۔ میر غلام رسول درد پوری نے ہائی سکول پنچگام، پرائمری سکول درد پورہ، مڈل سکول درد پورہ گجراں، ہائر سکینڈری سکول لون ہرے، نان فارمل ایجوکیشن کپوارہ، مڈل سکول بڈنمبلی اور ہائر سکینڈری سکول کرالہ پورہ میں بحیثیت مدرس اور سپروائزر کام کیا اور ۳۸ برس تک اپنی خدمات انجام دینے کے بعد سبکدوش ہوئے۔ میر درد پوری ۱۹۹۸ء سے شعر گوئی کی طرف مائل ہوئے۔ اب تک اُن کی درجن بھر کتابیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آ چکی ہیں جن میں ''سنگرُک پاٗز'' کشمیری شعری مجموعہ ۲۰۰۰ء ''لولہِ وَن'' کشمیری شعری مجموعہ ۲۰۰۲ء اور ''ندائے درد'' کشمیری شعری مجموعہ ۲۰۰۸ء شامل ہیں۔

☆☆☆

صادق علی صادق

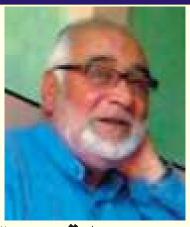

کرگل کی سنگلاخ زمین میں گلستانِ علم و ادب کی آبیاری کرنے والے صادق علی صادق گزشتہ نصف صدی سے بلتی زبان و ادب کی خدمت میں مصروف ہیں۔ زبان و ادب میں اُن کی قابلِ قدر خدمات اعتراف میں اُنہیں ۲۰۰۹ء میں سٹیٹ ایوارڈ سے نوازا جا چکا ہے۔ صادق علی صادق کے شعری مجموعے ''صدائے صادق'' کو اکیڈیمی کی طرف سے ۲۰۰۷ء بہترین کتاب کے ایوارڈ سے نوازا جا چکا ہے۔ بلتی زبان کے خدوخال سنوارنے کے لئے آپ نے انڈین انسٹی چیوٹ آف فونا ٹک لینگویجز میسور میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اُن کے تحقیقی کام کو مذکورہ انسٹی چیوٹ کی طرف سے زیورِ طباعت سے آراستہ کیا جا چکا ہے۔ آپ ریاستی کلچرل اکیڈیمی سے بھی وابستہ رہے ہیں اور اُن کی ادارت میں بلتی کی کئی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ آپ نے بلتی اور پُرگی کا رسم الخط تیار کرنے میں بھی خدمات انجام دی ہیں جس کو بورڈ آف سکول ایجوکیشن کی طرف سے مختلف سکولوں میں متعارف کیا جا چکا ہے۔ اُن کے تحقیقی مقالے اور شعری تخلیقات مختلف جریدوں کی زینت بن چکے ہیں۔ آپ بلتی زبان و ادب کی ترویج کے لئے مختلف اداروں سے وابستہ ہیں۔ آپ بلتی میگزین RGASKAD کے ادارتی بورڈ سے وابستہ ہیں اور کرگل میں آل انڈیا پاریڈیو کے قائم کردہ آڈیشن کمیٹی کے رُکن بھی ہیں۔ آپ آل انڈیا ریڈیو کرگل میں بلتی کے لئے بیش بہا خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ نے مختلف کانفرنسوں اور سمیناروں میں مقالات پیش کئے ہیں اور اُن کا ادبی اور تحقیقی سفر برابر جاری ہے۔

☆☆☆

کے کے گاندھی

کے کے گاندھی ریاست کے معروف مصور اور فنکار ہیں۔ اُن کا جنم ۱۹۶۰ء میں جموں میں ہوا۔ بچپن ہی سے اُن کو مصوری کا شوق تھا لیکن وسائل کی کمی کی بناء پر اس میں آگے نہیں بڑھ پائے۔ اگر چہ وہ تعلیم کے لحاظ سے انجینئر اور پیشے کے اعتبار سے ایک بزنس مین ہیں لیکن عمر مصوری کی خدمت میں بسر کر رہے ہیں۔ مصوری کی پہلی ہی نمائش میں اُس وقت کے وزیر اعلیٰ جناب غلام نبی آزاد نے اُن کے مصوری کے کئی فن پارے خریدے جو اس وقت بھی وزیر اعلیٰ کے دفتر کی زینت بنے ہیں۔ اس وقت تک اُن کے فن پاروں کی ۲۰ نمائشیں ہو چکی ہیں اور جن ممالک میں ان نمائشوں کا انعقاد ہوا ہے اُن میں لندن، اومان، دُبئی اور دیگر ممالک شامل ہیں۔ اُنہوں نے اب تک ۱۳ قومی کیمپوں میں اپنے فن پاروں کی نمائش کی ہے۔ اُن کے اکثر حدف تین دن کے عرصے میں مکمل ہو جاتے ہیں۔ کے کے گاندھی کے فن پاروں کی خصوصیت تمدنی میراث کے ساتھ اُن کا والہانہ لگاؤ ہے۔ خداداد صلاحیتوں کے اعتراف میں کے کے گاندھی کو متعدد انعامات سے نوازا جا چکا ہے جس کی فہرست طویل ہے۔ اُن کی فنکاری کے نمونے ریاست، ملک اور بیرون ملک جا بجا دیکھنے کو ملتے ہیں اور اس اعتبار سے اُنہوں نے ریاست کا نام ملک اور بیرونِ ملک روشن کیا ہے۔ کے کے گاندھی کامیابی کے ساتھ فن کی دُنیا میں اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں اور اپن کے فن کی جولانیاں روز بروز بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔

☆☆☆

طلبہ کی علمی، ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں میں شرکت

دوردرشن اور اکیڈیمی کے اہتمام سے ڈگری کالج کپوارہ میں تقریب

کپوارہ//

کلچرل اکیڈیمی اور دور درشن کیندر سرینگر کے اہتمام سے ڈگری کالج کپوارہ میں ضلعی سطح کا مشترکہ محفلِ مشاعرہ کا انعاد کیا گیا جس میں ضلع بھر کے کشمیری، اُردو، پہاڑی اور گوجری شعراء نے شرکت کی۔ محفل مشاعرہ کی صدارت محمد یوسف مشہور نے کی جبکہ اس موقع پر گورنمنٹ ڈگری کالج کے پرنسپل فاروق احمد ملک مہمانِ ذی وقار کے طور پر ایوانِ صدارت میں موجود تھے۔ اس کے علاوہ ضلع کپوارہ کے بزرگ ادیب اور شاعر میر غلام رسول درد پوری، ڈاکٹر جہانگیر دانش اور پروفیسر غلام رسول گنائی بھی ایوانِ صدارت میں موجود تھے۔ اس مشاعرہ میں جن شعراء نے شرکت کی اُن میں محمد یوسف مشہور، عبدالعزیز مستانہ، نذیر ابن شہباز، فیق خان رفیق، مشتاق احمد مشتاق، میر غلام رسول درد پوری، احمد پاشاجی، ایوب دلبر، فاروق شاہین، ارشاد ابن مختار، مجید منظر، عبدالغنی بیگ اطہر، غلام نبی خیال درگمولی، بشیر تابش، بشیر منگلواپوری، عبدالاحد جمشید، گلزار جعفر، فرید احمد پرواز، خواجہ پرویز دلبر، بشر طاہر، شبنم کوٹلہری، پروفیسر ثناء اللہ شاہین اور جاوید مسرور شامل ہیں۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ ڈگری کالج کپوارہ میں زیر تعلیم کچھ طلباء نے بھی اس موقع پر اپنا کلام پیش کیا جن کی ایوانِ صدارت نے بھرپور حوصلہ افزائی کی۔ اس موقع پر ضلع کے اطراف واکناف سے شعراء، ادباء اور ادب نوازوں کے علاوہ کالج طلبہ کا جمِ غفیر موجود تھا جنہوں نے اکیڈیمی اور دوردرشن کیندر سرینگر کی کاوشوں کی سراہنا کی۔ مشاعرے کے اختتام پر محمد یوسف مشہور اور گورنمنٹ ڈگری کالج کے پرنسپل فاروق احمد ملک نے کلچرل اکیڈیمی اور دوردرشن کیندر سرینگر کا شکریہ ادا کیا اور اکیڈیمی کی کوششوں کی تعریف کی اور اس بات کا اعادہ کیا کہ کلچرل اکیڈیمی آئندہ بھی اس طرح کی سرگرمیوں جاری رکھے گی۔ اس حوالے سے ڈگری کالج کپوارہ اور کلچرل ٹرسٹ کپوارہ کی طرف سے ہر ممکن تعاون پیش پیش رہے گا۔

☆☆☆

''کاشر مقام بند مرثی۔ اکھ تازِ نظر'' کے عنوان پر سمینار

اکیڈیمی کی طرف سے امام بارہ گاہ بابا پورہ ماگام میں تقریب

ماگام//

مختلف ادبی اصناف کے فروغ کے لئے جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز کے اہتمام سے اور ادارہ ابوالفضل عباس لائبریری ماگام کے اشتراک سے ۵ دسمبر ۲۰۱۵ء کو امام بارگاہ بابا پورہ ماگام میں ''کاشر مقام بند مرثی......اکھ سرتازِ نظر'' کے عنوان سے ایک روزہ سمینار کا انعقاد ہوا۔ سمینار کی صدارت نامور عالم غلام علی گلزار نے کی جبکہ نامور شاعر طاہر صفوی، دانشور غلام حسن بابا ایوانِ صدارت میں موجود تھے۔ سمینار میں ۵ مقالے پڑھے گئے۔ جن مقالہ نِگاروں نے موضوع کے مطابق اپنے مقالے پیش کئے اُن میں نثار گلزار، علی محمد قاسمی، سید اختر منصور، قاسم کلیم اور غلام علی گلزار قابلِ ذکر ہیں۔ سمینار میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اکیڈیمی کی نمایندگی اسسٹنٹ ایڈیٹر اور پروگرام کے کواڈینیٹر مقبول ساجد اور جمیل انصاری نے کی۔ نظامت کے فرائض کے، اے، ایس ڈاکٹر سریر احمد میر نے انجام دئے۔ سمینار میں اور لوگوں کے علاوہ محمد یوسف فگار، نثار حُسین راتھر، ماسٹر شبیر احمد وانی، مولوی حامد حُسین، مسعود شاداب، ڈاکٹر محمد حُسین اور انجینئر محمد مقبول موجود تھے۔

☆☆

قرآنِ پاک کے قدیم ترین نسخے کی دریافت

برمنگھم یونیورسٹی کے ماہرین کا حیرت انگیز انکشاف

برمنگھم//

جولائی ۲۰۱۵ء میں برطانیہ کی برمنگھم یونیورسٹی کی ایک لائبریری میں حاصل کئے گئے قرآن پاک کے قدیم ترین نسخے کے منظرِ عام پر آنے کی خبر سے ماہرین اُس وقت حیرت زدہ رہ گئے جب یہ معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک کا یہ نسخہ ابھی تک دریافت شدہ قدیم نسخوں میں سب سے پُرانا ہے۔ میڈیا کی اطلاعات کے مطابق قرآنِ پاک کے اس نسخے پر گہرائی سے تحقیقات کی گئی ہے اور یہ حیرت انگیز انکشاف سامنے آیا ہے کہ یہ نسخہ نہ صرف سب سے قدیم ہے بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ خلیفہٗ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں ضبطِ تحریر میں لایا گیا ہے۔ برمنگھم یونیورسٹی کی طرف سے کئے گئے کاربن ٹیسٹ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ نسخہ ۱۳۷۰ء برس یا اس سے زیادہ قدیم ہے۔ دُبئی میں قائم تحقیقاتِ اسلامی کے ادارے ''محمد بن راشد آل مکتوم فاؤنڈیشن'' سے وابستہ اسلامی سکالر جمال بن حورین نے بھی اپنی تحقیقات میں تسلیم کیا ہے کہ قرآنِ کریم کا یہ نسخہ ۱۳۷۰ء برس پُرانا ہے یعنی اسے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں تحریر کیا گیا ہے۔

☆☆☆

ریاست کی ثقافتی روایات کی ملکی پیمانے پر تشہیر کی ضرورت پر زور

گلمرگ کلب میں شامِ موسیقی، سرکردہ شخصیات اور سیاحوں کی شرکت

گلمرگ//

تاریخی گلمرگ کلب کو تجدید کے بعد پھر سے عوام کو وقف کرنے پر ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ یہ تقریب ۲۴ دسمبر شام کو گلمرگ کلب کے ہال میں منعقد ہوئی۔ ڈاکٹر حسیب درابو تقریب کے مہمانِ خصوصی تھے جبکہ حاضرین میں سیاحت محکمے کے سیکریٹری فاروق احمد شاہ، فلم انڈسٹری سے وابستہ شخصیات، مقامی اور بیرون ریاست سیاحوں کی بھاری تعداد موجود تھی۔ تقریب میں مقبول گلوکارہ کیلاش مہرہ نے معروف کشمیری صوفی شاعروں کا کلام پیش کیا جسے حاضرین نے کافی پسند کیا۔ نامور سنطور آرٹسٹ ابھے رُستم سوپوری نے سنطور روادن پیش کیا۔ پروگرام کے اختتام پر میر منیر نے کشمیری غزلیں پیش کیں۔ پروگرام کی وہاں موجود سیاحوں نے بھرپور عکس بندی کی اور ریاست کی ثقافتی روایات کی ملکی پیمانے پر تشہیر کی ضرورت پر زور دیا۔ پروگرام کے دوران ڈاکٹر حسیب درابو اور سیکریٹری محکمہ سیاحت فاروق احمد شاہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

☆☆☆

اُستاد محمد عبداللہ تبت بقال کی ۳۴ ویں برس پر تقریب

مرحوم اُستاد کی حیات اور کارناموں کو اُجاگر کیا گیا

سرینگر//

صوفیانہ موسیقی کے مایہ ناز اُستاد محمد عبداللہ تبت بقال کی ۳۴ ویں برسی کے سلسلے میں اُن کے فرزند کی رہائش گاہ واقع شاہ فیصل کالونی میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں مرحوم کو شایانِ شان خراجِ تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ لوک موسیقی اور صوفیانہ موسیقی کی محفل آراستہ کی گئی۔ تقریب کا اہتمام ریاستی کلچرل اکیڈیمی، انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز، ریڈیو کشمیر سرینگر، ریاستی محکمہ اطلاعات اور محمد عبداللہ تبت بقال فاؤنڈیشن نے کیا تھا۔ تقریب میں محمد عبداللہ تبت بقال کی شخصیت اور اُن کے فن پر بعض مقالات پیش کئے گئے اور اُنہیں صوفیانہ موسیقی کا نمائندہ اُستاد قرار دیا گیا جنہوں نے اس فن کی ہر طرح سے آبیاری کی۔ تقریب میں تبت بقال فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈاکٹر ایاز رسول نازکی، ڈاکٹر عزیز حاجنی، سید ہمایوں قیصر، میر منیر احمد اور دیگر کئی شخصیات کو ایوارڈ سے نوازا گیا۔ تقریب کی صدارت نامور معالج اور دانشور ڈاکٹر غلام قادر علاقہ بند نے کی جبکہ ایوانِ صدارت میں غلام نبی خیال، ڈاکٹر ایاز رسول نازکی اور ظریف احمد ظریف موجود تھے۔ تقریب میں محمد اسمٰعیل بٹ اور اُن کے ہمنواؤں نے صوفیانہ موسیقی پیش کی۔ اُستاد محمد عبداللہ تبت بقال کے پوتے عادل تبت بقال نے سنطور روادن پیش کیا جبکہ تقریب میں کئی لوک فنکاروں جن میں خاص طور سے اُستاد محمد خلیل بٹ ہانجی گنڈ شامل ہیں، نے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُستاد محمد عبداللہ تبت بقال کو اپنا خراجِ عقیدت پیش کیا۔ تقریب میں تبت بقال صاحب کے مداحوں اور صوفیانہ موسیقی کے شائقین کی بڑی تعداد موجود تھی۔

☆☆☆

کشمیر سوسائٹی کی طرف سے ''موج کشیر''

سرکردہ صوفی شعراء کا کلام پیش کیا گیا

سرینگر//

۲۱ دسمبر کو ٹیگور ہال میں کشمیر سوسائٹی کی ثقافتی وِنگ کی طرف سے ''موج کشیر'' کے عنوان سے ایک رنگارنگ ثقافتی پروگرام پیش کیا گیا۔ تقریب میں معروف صوفی شاعروں کا کلام پیش کیا گیا۔ پروگرام کا مشاہدہ کرنے کے لئے لوگوں کی بھاری تعداد موجود تھی۔

☆☆☆